AL-JAMIATUL WAJIDIA

Halqa-e-Firdaus, Musapur Tarauni, Darbhanga - 6
(BIHAR) INDIA Cell : 09304514097 / 09430827886
E-mail: aljamiatulwajidia@yahoo.com

الجامعة الواجدیه

حلقۂ فردوس، موسیٰ پور ترونی، دربھنگہ-۶ (بہار) الہند

अल-जामियतुल वाजिदिया, हलक़-ए-फिरदौस, मुसापुर तरौनी, दरभंगा-6 (बिहार) इन्डिया

Ref..................

۷۸۶

Date....................

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے تعلق سے کہ:
حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے ''بہار شریعت حصہ سوئم'' اوقات نماز کے باب میں مسئلہ عشاء ووتر کی وضاحت فرمائی کہ'' جن شہروں میں عشاء کا وقت ہی نہ آئے کہ شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے سے پہلے فجر طلوع کر آئے جیسے'' بلغاریہ ولندن کہ ان جگہوں میں ہر سال چالیس راتیں ایسی ہوتی ہیں کہ عشاء کا وقت آتا ہی نہیں اور بعض دنوں میں سکنڈوں اور منٹوں کے لئے ہوتا ہے''تو وہاں والون کو چاہئے کہ ان دنوں کی عشاء ووتر کی قضا پڑھیں (درمختار ورد المختار)..........کیا جن ممالک میں شفق احمر غائب ہوتا ہو وہاں حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی عبارتِ مذکورہ کا یہ مطلب نکالنا کہ شفق احمر کے غائب ہونے سے پہلے ہی عشاء کی جماعت کر لینا جائز ہے؟ شریعت طاہرہ اور عقل سلیم کے نزدیک درست ہے یا نہیں؟ اور جو شخص اس کا یہ مطلب نکالتا ہے کہ صدر الشریعہ نے شفق احمر کی غیبوبت سے قبل ہی الخ

ح مقامات میں عشاء ووتر پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اُس شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ **بینوا و توجروا۔**

(۲) بحر العلوم حضرت مفتی سید افضل حسین صاحب مونگیری علیہ الرحمہ نے مقاماتِ مذکورہ میں نماز عشاء کی فرضیت وعدم فرضیت کے اختلافات کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔ ''اس اختلاف کی صورت میں احتیاط کا تقاضا یہ ہے وہاں ایسی راتوں کی نمازِ عشاء کی قضا پڑھی جائے۔ کیا بحر العلوم کے اس فرمان کا یہ مطلب ہے کہ عشاء کی نماز اور وتر شفق احمر کے غائب ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی جائے؟ جبکہ شفق احمر کے بعد شفق ابیض بھی تیرہ۔ چودہ درجوں تک مقامات مذکورہ میں موجود رہتی ہے۔ جو شخص بحر العلوم کے محتاط حکم کو شفق احمر میں ادا کرنے کا حکم تسلیم کرے اور لوگوں کو اس کا حکم دے اُس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۳) مفتی اعظم ہند حضرت علامہ ازہری میاں قبلہ مدظلہ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ قضا پڑھنے کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے جب موقع ملے اس کو پڑھ لیں حدیث میں یہی بتلایا گیا ہے اور بہتر یہ ہے کہ جن دنوں میں عشاء کا وقت ہوتا تھا اس کا ایک اندازہ مقرر کر کے اس وقت میں پڑھ لے اب چاہے اسے قضا سمجھے یا ادا انشاء اللہ اس کی نماز ہو جائے گی (انتہیٰ کلامہ)
کیا حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری میاں کے فرمان کا یہ مطلب ہے کہ جن ملکوں میں شفق احمر غائب ہو جاتی ہو وہاں شفق احمر کی غیبوبت سے پہلے عشاء ووتر کی نماز ماہِ رمضان میں جماعت سے پڑھ لی جائے؟

(۴) مفتی عبد الواجد قادری نے ایک سوال کے جواب میں لکھا (جو ان کے فتاویٰ یورپ کے صفحہ ۱۵۷ پر موجود ہے) کہ''امت مسلمہ پر روزانہ پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں۔ لہٰذا مذکورہ راتوں میں عشاء کا وقت مقدّر ماننا پڑے گا اور اس کو بہ نیت قضا پڑھنی ہوگی۔ الخ......ممالک مذکورہ میں عبارت مذکورہ کا یہ مطلب نکالنا کہ مفتی عبد الواجد نے بھی شفقِ احمر میں نماز عشاء پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ مفتی صاحب پر تہمت لگانا اور ان کی عبارت کا غلط مطلب نکالنا ہے یا نہیں؟

نوٹ: ہر چہار سوال کا مفہوم تقریباً ایک ہے لہٰذا ان سب کا ایک ہی جواب کافی ہے مگر مطلب نکلنے والے اور اس کی مہری تصدیق کرنے والے نے الگ الگ مطلب نکال کر عام سنی مسلمانوں کو علمائے اہلسنت سے برگشتہ کرنا چاہا ہے اور مسلمانوں کی نمازِ عشاء کو شفق احمر کی غیبوبیت سے پہلے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے ہر ایک نمبر کا جواب الگ الگ درکار ہے۔ امید کہ جواب باصواب سے شاد کام فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

محمد عمران عبدل

۸۱/۲۳ — الجواب بعونہ تعالیٰ: ۱- حضرت صدر الشریعہ نے بڑے اسلوب سے ارشاد فرمایا کہ شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے سے پہلے الخ

شفق احمر کے ڈوبنے سے قبل عشاء کیسے پڑھیں گے؟ غروب شفق سے قبل عشاء کا وقت ہی شروع نہیں ہوتا ہے

اے من غروب الشفق الخ شامی ج۱ ص۳۳۵ . حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے صریح ارشاد کا غلط مفہوم اخذ کرنا افسوسناک نادانی ہوگی.

جب غروب شفق سے قبل عشاء کا وقت ہی نہیں ہے۔ لہٰذا عشاء کیسے پڑھیں گے؟ کون جاعل غیبوبۃ الشفق وقتا للعشاء الخ شامی ج۱ ص۳۳۵

۲. یہ استنباط بالکل درست ہے۔ حضرت علامہ سید افضل حسین علیہ الرحمہ کا تجزیہ بالکل فقہاء کی تحقیقات کے عین مطابق ہے

کہ ایسی راتوں کی نماز عشاء کی قضا پڑھی جائے گی۔ امام شامی علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں . فیقدر لعما الخ کے

تحت بالکل یہی: ھذا موجود فی نسخ الشرح المجردۃ ساقط من المنح ولم ار من سبقہ الیہ

سوی صاحب الفیض حیث قال ولو کانوا فی بلدۃ یطلع فیہا الفجر قبل غیبوبۃ الشفق

لا یجب علیہم صلوٰۃ العشاء، لعدم السبب وقیل یجب ویقدر الوقت الخ شامی ج۱ ص۳۳۵

جب فقہاء حنفیہ میں بھی اختلاف ہے تو ایسی شکل میں صدر الشریعہ کی تحقیق کو ترجیح دینا ہمارے لئے احسن ہے

ایسے مقامات پر عشاء اور وتر کی قضا کیجائے۔ یا پھر حسب مقامات کے وقت عشاء کا

اندازہ کرکے اس وقت عشاء بغیر نیت کے تعیین کے پڑھ لیں۔ یعنی بغیر ادا یا قضا کے.

۳. ما قال الشیخ الازہری مطابق الحالی فہو حق ینبغی لنا ان نعمل علیہ!

ما استنبط المستنبط فہو غیر صحیح!

۴. ماذا القول فہو صحیح وما استنبط المستنبط غیر صحیح!

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

واللہ الہادی وھو تعالیٰ اعلم

حامدا الحق والصواب

محمد ... رضوی

خادم افتاء الاسلامیہ جونپور

6. 11. 11

۱۸/۲۶